Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۹ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۴

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگ انبیاء اور مرسلین من اللہ کی کامیابیوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان لوگوں کی کامیابی بسبب ان کی لفاظیوں اور قوت بیانیوں اور فصاحتوں اور بلاغتوں کے ہے۔ آؤ ہم بھی ایسا ہی کریں اور اپنا سلسلہ جمالیں۔ مگر وہ لوگ غلطی کھاتے ہیں۔ انبیاء کی کامیابی بسبب اس تعلق کے ہوتی ہے جو اُن کا خُدا کے ساتھ ہوتا ہے۔ آدمؑ سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی۔

فتح کی کنجی خُدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے جس کا بحر تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے، تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۳۹)

"انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ اَلحق بِالاَمِن وہی لوگ ہیں جو خُدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ اب دیکھو چار چیزیں غیر مرئی بیان ہوئی ہیں۔ خدا، ملائک، ارواح، شیطان، یہ چاروں چیزیں لایُدرک ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں سے خدا اور رُوح کو تو مان لیا جائے اور ملائک اور شیطان کا انکار کیا جائے؟ اس انکار کا نتیجہ تو رفتہ رفتہ حشرِ اجساد کا انکار اور الہام کا انکار اور خدا کا انکار ہو گا اور ہوتا ہے۔ بسا مرتبہ انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اسے جذبات کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں اور باوجود عقل اور سمجھ کے بے اختیار سا ہو کر فسق و فجور میں گرتا ہے۔ یہ کشاکش کیا ہے۔ خدا نے انسان کو اس مسافر خانہ میں بڑے بڑے قویٰ کے ساتھ بھیجا ہے۔ چاہیئے کہ یہ اُن سب سے کام لے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۴۰، ۵۴۱)

اگر سچی محنت کرو گے تو اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

"اگر تم یہ چیز سمجھ لو کہ تمہاری محنت اور قربانی سے ہی اعلیٰ نتائج نکلیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہاری یہ ساری حالت بدل جائے گی پس تم خوب سمجھ لو کہ محنت اور قربانی کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آئے گی اور تم خوب سمجھ لو کہ اگر تم سچی محنت کرو گے تو اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا۔ اگر تمہارے کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا پھر تم احمق ہو۔ قرآن کریم نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ کوئی عورت سارا دن محنت سے سوت کاتا کرتی تھی لیکن بعد میں وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔ دراصل یہ ایک واقعہ

باقی صفحہ ۸ پر

روزنامہ پاکستان کی ایک خبر کی تردید

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے روزنامہ پاکستان کے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا ہے جس کا متن ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں:۔

مکرم مدیر صاحب روزنامہ پاکستان ۔ آپ کے شمارہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء میں ایک خبر اس جلی سُرخی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

"قادیانی جماعت نے مرزا طاہر احمد کے خلاف بغاوت کر دی"

اس خبر میں جو آپ نے اپنے چنیوٹ کے نامہ نگار کے حوالہ سے شائع کی ہے دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ "مرزا طاہر احمد نے اپنے چچازاد بھائی مرزا خورشید احمد، جو ایک عرصہ سے بطور ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تعینات تھے کو بھی نافرمانی اور اختلافات کی بناء پر تمام عہدوں سے علیحدہ کر کے اپنے خاص ساتھی ملک مسعود احمد ظفر کو مقرر کر دیا ہے۔"

اس سلسلہ میں میں یہ بات آپ پر اور آپ کے قارئین پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے اخبار میں شائع شدہ یہ خبر بالکل غلط اور من گھڑت ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل بعارضہ قلب بیمار ہونے کے بعد ڈاکٹروں کی ہدایت پر بحالیٔ صحت اور آرام کے لئے میں نے رخصت لی ہے۔ اور میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا ہر طرح مطیع اور فرمانبردار ہوں اور اُن کی نافرمانی یا اُن سے اختلاف کرنے کے بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ اُن کے ہر ارشاد کی تعمیل کرنا اپنے لئے سعادتِ دارین سمجھتا ہوں۔

اُمید ہے کہ آپ میرا یہ خط بھی اسی طرح نمایاں طور پر شائع کریں گے جس طرح آپ نے اس "خبر" کو نمایاں کیا ہے۔

اس تردید کے آپ کی طرف شائع نہ کرنے کی صورت میں میں قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔

خاکسار مرزا خورشید احمد

ضروری اعلان

مکرم نصیر احمد قمر صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیغام بھجوایا ہے کہ

"سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ سے خط و کتابت کرنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ خطوط پر اپنا پتہ ضرور دیا کریں تا کہ ان کو جواب بھجوانے میں دقت نہ ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ ر اخاء ۱۳۷۰ ہش ۔ ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

کج لوگوں کی دعائیں

دُعا کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے کسی بات کا منوانا۔ دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یوں ہو جائے اور ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ اے خدا یوں ہو جائے تو اس کا نام ہے دُعا۔ اور اس خواہش کے بعد یہ زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ بات مانی بھی جائے۔ یعنی جو کچھ ہم نے خدا تعالیٰ سے کہا ہے وہ اس بات کو مان لے اور اس طرح وہ جو خواہش کسی بات کے لئے پیدا ہوئی تھی وہ پوری ہو جائے۔

لیکن عام طور پر خدا کو خدا تو مان لیا جاتا ہے لیکن یہ نہیں سوچا جاتا کہ ہمارے اس کے ساتھ کیا تعلقات ہیں۔ وہ سمیع الدعا ہے۔ دعاؤں کو سُنتا ہے ہم اپنے ماحول میں دیکھتے ہیں کہ لوگ دُعائیں کرتے ہیں اور اُن کی دُعائیں سُنی جاتی ہیں۔ لیکن کیوں اور کیسے سُنی جاتی ہیں۔ اس بات پر ہم بہت کم غور کرتے ہیں۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ خدا سمیع الدعا ہے اور بس۔ لیکن وہ تو ایک بالارادہ ہستی ہے۔ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ اس کا فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہے اور ہر بات کا فیصلہ وہ خود کرتا ہے۔ یہ تو نہیں کہ اس کی جو بھی صفت ہے وہ ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔ جیسے کہا جا سکتا ہے ۔۔ انسانی زبان میں ۔۔ آنکھیں بند کر کے ہم دُعا کریں اور وہ ضرور سُنی جائے۔ بالکل اسی طرح ہم چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دُعائیں سُننے والا ہے۔ ہم کون ہیں، ہم کیا ہیں۔ ہمارے تعلقات خدا سے کیا ہیں۔ ہماری دُعا کیسی ہے۔ اچھی یا بُری۔ ان باتوں پر تو ہم نظر نہ رکھیں اور خدا تعالیٰ کو دُعائیں سُننے والا کہہ کر یہ یقین کر لیں کہ وہ ہماری دُعائیں ضرور سُنے گا۔ یہ بات کسی منطق پر پوری نہیں اُترتی۔ دُعا قبول کروانی ہے تو دُعا ٹھیک سی ہوتی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے ہمارے تعلقات ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ ہماری بات سُنے اور مان لے۔ بعض اوقات دُعا تو ٹھیک بھی ہو سکتی ہے۔ نیکی کی دُعا ہو سکتی ہے کسی کے اچھے انجام کے لئے دُعا ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر وہی بات سامنے آئے گی۔ کیا ہم ایسے ہیں کہ خدا ہماری بات سُنے اور مان لے۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جو مغضوب لوگوں کی دُعائیں ہیں یا کج لوگوں کی دُعائیں ہیں وہ جب نیکی کی دُعائیں بھی کرتے ہیں تو ان کے اندر ایک کجی ہوتی ہے اور کجی کی وجہ سے وہ دُعائیں ردّ ہو جاتی ہیں"

دُعا کی قبولیت کے لئے ہمیں راست رَو ہونے کی ضرورت ہے۔ پہلے ہم خدا کو قبول ہوں پھر ہماری دُعائیں خدا کی قبولیت کا درجہ حاصل کر سکیں گی۔ یہ بات بہت قابلِ غور ہے۔

آؤ مل جل کے ہم بجھائیں آگ
ورنہ ہو جائے گا بھسم یہ مُلک
جان سے بھی کہیں پیارا ہے
ہم کو اللہ کی قسم یہ مُلک

ابو الاقبال

○

بہت بڑا ہے تمہارا مقام درویشو!
کرو قبول ہمارا سلام درویشو

نہ پی سکے جسے دُنیا کے زور و زر والے
پیا ہے فقر کا تم نے وہ جام درویشو

رہے گا زینتِ تاریخ احمدیت جو
خُدا نے تم سے لیا ہے وہ کام درویشو

ریاضِ قدس کے اشجار کی عنادل ہو
زہے نصیب زہے صبح و شام درویشو

ہے بادشاہی سے افضل تمہاری درویشی
رہے گا زندہ ہمیشہ یہ نام درویشو

نہیں ہے آج اگرچہ تمہاری کچھ وقعت
بنو گے تم ہی جہاں کے امام درویشو

خُدا کے واسطے کرنا دُعا ظفرؔ کے لئے
نظر سے گذرے جو اس کا کلام درویشو

ظفر محمد ظفرؔ

دُنیا میں خواہشات کا پھیلا ہُوا ہے جال
جو آیا ان کے دام میں آخر ہُوا نڈھال
اپنے کرم سے کر مجھے اس قید سے رہا
یارب تو حُبِّ دُنیا کو دِل سے مرے نکال

ڈاکٹر حنیف احمد قمرؔ

وقفِ جدید

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت فضل عمر نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے .... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے۔ اس کی اہمیّت کو پوری طرح ابھی تک جماعت نے نہیں سمجھا۔ کیونکہ اگر وہ اسے سمجھتے تو اس سے وہ بے اعتنائی نہ برتتے جو آج برت رہے ہیں (حضرت امام جماعت الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضلِ عمرؓ (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

کمیونزم ـــ حصولِ تعلیم میں روک

کمیونزم مذہبی تعلیم میں روک ڈالنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتا تھا۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے اپنے ایک لیکچر میں فرمایا۔ یہ لیکچر ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور میں احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن کی دعوت پر دیا گیا تھا۔

حضور نے فرمایا۔

"اس سلسلے میں ضمناً یہ بات بھی کہے جانے کے قابل ہے کہ روس میں مذہبی تعلیم میں روک ڈالی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ماں باپ کا یہ حق ہرگز نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو مذہبی باتیں سکھائیں اور پیدا ہوتے ہی اس کے کانوں میں ایسی باتیں ڈالنی شروع کر دیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ مذہب کی طرف مائل ہو جائے وہ کہتے ہیں کہ یہ بچہ پر کتنا بڑا ظلم ہے کہ اسے پیدا ہوتے ہی ایک مسلمان اسلام کی طرف مائل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ایک ہندو ہندو مذہب کی طرف مائل کرنا شروع کر دیتا ہے اور ایک عیسائی عیسائی مذہب کی طرف مائل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ انصاف کا طریق یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو بلوغت تک اسے مذہب کی کوئی بات سکھائی نہ جائے دوسری طرف ہم بھی اسے کوئی بات نہیں بتائیں گے۔ جب وہ بڑا ہوگا تو خود بخود فیصلہ کرلے گا کہ اسے کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اب بظاہر یہ ایک منصفانہ طریق نظر آتا ہے مگر حقیقتاً یہ بڑا بھاری ظلم اور تشدد ہے اس لئے کہ اسلام یا عیسائیت یا ہندومت یہ سب مثبت مذاہب ہیں۔ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فلاں فلاں چیز کا وجود ہے لیکن دہریہ یہ کہتے ہیں کہ اس چیز کا وجود نہیں ہے۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ سکھانے کی تو مثبت والے کو ضرورت ہوتی ہے منفی والے کو کیا ضرورت ہے۔ پس یہ مساوات نہیں۔ بلکہ دھوکہ بازی ہے اور فریب کاری ہے جب وہ کہتے ہیں کہ بچوں کو تم کچھ نہ سکھاؤ اور ہم بھی کچھ نہیں سکھائیں گے۔ تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ہم تو سکھائیں گے مگر تمہاری کوئی بات بچے کو سیکھنے نہیں دیں گے۔ اب بتاؤ کیا کوئی بھی معقول آدمی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ منصفانہ طریق ہے یہ تو صریح یکطرفہ طریق ہے اور ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی کے باپ کے پاس جائے اور اسے یہ کہے کہ آپ بچے کو یہ نہ بتائیں کہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ آپ اس کے باپ نہیں ہیں۔ اب بتاؤ کہ اس کے نتیجے میں بچہ کیا سیکھے گا۔ یہی سمجھے گا کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے۔ یا ایک شخص مدرسہ میں جاکر استاد سے کہے کہ آپ بچے کو یہ نہ بتائیے کہ یہ الف ہے اور میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ یہ الف نہیں ہے۔ آپ بچے کو یہ نہ بتائیے کہ یہ با ہے اور میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ یہ با نہیں۔ بتاؤ۔ اس کے نتیجے میں الف، با کا علم پیدا ہوگا یا جہالت پیدا ہوگی۔ یا ایک شخص کسی کے پاس جاتے اور کہے کہ تم بچے کو یہ نہ بتاؤ کہ امریکہ ایک ملک ہے اور میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ امریکہ ملک نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ آخر کیا ہوگا۔ یہی ہوگا کہ اسے امریکہ کا علم نہیں ہوگا۔

غرض کوئی بھی معقول آدمی اس سودے کو انصاف کا سودا نہیں کہہ سکتا۔ اور اس کی وجہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں یہ ہے کہ مذہب مثبت ہے اور دہریت اگناسٹزم یعنی نہ جاننے کا دعویٰ۔ تعلیم کی نفی کی صورت میں اگناسٹک کا مدعا پورا ہو گیا اور نقصان صرف مثبت والے کو ہوا۔ پس یہ مساوات نہیں بلکہ دھوکہ بازی ہے اسلام وہ مذہب ہے جو دنیا کے سامنے یہ دعویٰ کرتا ہے (العلق: ۶)

ہم انسان کو قرآن کے ذریعے وہ علوم سکھائیں گے جن کو وہ پہلے سے نہیں جانتا پس جبکہ اسلام دعویٰ ہی یہ کرتا ہے کہ ہم وہ علوم تمہیں بتائیں گے کہ اس سے پہلے تم نہیں جانتے تھے۔ تو اگر تم کسی کو وہ علوم بتاتے ہی نہیں۔ بتانے ہی نہیں دو گے تو تم ایک مسلمان کے برابر کس طرح ہو گئے تم تو بے علم کو اس حالت میں لے گئے جو اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت کی حالت تھی اور مسلمان کو اس کے کام سے محروم کر دیا اسی طرح بعض اور بھی سوالات ہیں جو اس جگہ پیدا ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ میں اس وقت ان سیاسی علمی اور مذہبی سوالوں کو جو اقتصادیات سے جدا ہیں نہیں چھو رہا اس لئے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔"

بچوں کو باجماعت نماز کا عادی بنائیں

علمی مسائل

۱۹۱۸ء میں جب جرمنی نے اپنی ساری طاقت جمع کر کے اتحادی افواج پر حملہ کر دیا تو انگریزی فوج پر ایک وقت ایسا آیا کہ کوئی صورت اس کے بچاؤ کی نہ رہی۔ سات میل لمبی لائن تہہ و بالا ہو گئی۔ کچھ حصہ فوج کا ایک طرف چلا گیا اور کچھ حصہ دوسری طرف اور درمیان میں اتنا خلا پیدا ہو گیا کہ جرمنی کی افواج وہاں سے گذر کر پیچھے سے حملہ کر کے تمام فوج کو تباہ کر سکتی تھیں۔ اس وقت جرنیل نے کمانڈر انچیف کو اطلاع دی کہ یہ حالت ہے اور میرے پاس سپاہی اتنے نہیں کہ اس صف کو درست کیا جا سکے۔

یہ ایسی حالت تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ آج ہماری تمام فوج تباہ ہو جائیگی۔ اور انگلستان اور فرانس کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائیگا انگریزی کمانڈر انچیف نے اس وقت وزارت کو تار دیا۔ کہ یہ وقت انتہائی بے بسی کا ہے ہماری صف ٹوٹ چکی ہے اور ہر لحظہ تباہی کا خطرہ لاحق ہے۔ جب یہ تار پہنچا تو وزیر اعظم دوسرے وزراء کے ساتھ مل کر کوئی مشورہ کر رہا تھا۔ اُس وقت مادہ پرست یورپ جسکی نگاہ کبھی خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھتی۔ اسکی ایک زبردست مادہ پرست حکومت کا سب سے بڑا سردار جو اپنی طاقت و قوت اور شان و شوکت کے گھمنڈ میں مست رہتا تھا اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا۔ آؤ خدا سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے چنانچہ وہ سارے کے سارے گھٹنوں کے بل جھک گئے۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دئیے کہ جرمن سپاہیوں کو خبر تک نہ ہو سکی کہ ان کے سامنے فوج کی صف ٹوٹ چکی ہے۔ اسوقت کمانڈر انچیف نے اپنے سٹاف کے ایک افسر کو بلایا اور اسے کہا کہ اس وقت یہ حالت ہے اور سوائے تمہارے مجھے کوئی ایسا افسر نظر نہیں آتا جو اس کا انتظام کر سکے۔ پس تم جاؤ اور مجھ سے دوسرا سوال نہ کرو۔ ایسے موقعہ پر وہ کہہ سکتا تھا کہ عجیب مصیبت ہے۔ فوج تو دی نہیں جاتی مگر کہا جاتا ہے دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر وہ افسر بھی سمجھ گیا کہ اسوقت فوج کا مہیا ہونا ناممکن ہے اس نے موٹر لی اور سیدھا اس مقام پر پہنچا جہاں باورچی نانبائی۔ دھوبی۔ موچی درزی اور مہتر وغیرہ تھے اور انہیں کہا کہ تمہارے دلوں میں حسرت پیدا ہوتی ہوگی کہ ہمیں ملک کے لئے لڑنے کا موقعہ کبھی نہیں دیا گیا۔ لیکن آج تمہارے لئے ایک موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہماری صف ٹوٹ چکی ہے اور ملک کی نگاہ اسوقت تم پر پڑ رہی ہے کہ تم آگے بڑھو اور صف بندی کر دو۔ اس پر جو کچھ کسی کے ہاتھ آیا لے کر چل پڑا اور جا کر صف بندی کر دی اور یہ نظر آنے لگا کہ فوج کھڑی ہے اس طرح چوبیس گھنٹے تک مقابلہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ دوسرے علاقوں سے فوج سمیٹ کر وہاں جمع کر دی گئی یہ مادہ پرستوں کا ایک نظارہ ہے۔ جب خدا کے سوا انہیں کوئی مدد کرنے والا نظر نہیں آتا تو اس وقت وہ بھی خدا کے قائل ہو جاتے ہیں لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ہے۔ تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس کامیابی کو اپنی تدبیر اور زور بازو کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یا اسے بعض دیوتاؤں کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ آخر کب تک ایسا کرتے چلے جائیں گے۔ بے شک ہم انہیں ایک عرصہ تک توبہ کا موقعہ دیتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہ دنیوی سامانوں سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ لیکن ایک دن وہ ان مواقع سے بھی محروم ہو جائیں گے اور پھر دیکھ لیں گے کہ ان کا کوئی جھوٹا معبود ان کی مدد نہیں کر سکے گا۔ اور وہ عذاب کی طوفانی موجوں سے رہائی کی کوئی صورت نہیں پائیں گے۔

(جو لوگ ہمیں پانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنا رستہ دکھا دیتے ہیں)

میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے بچہ کی آواز پر دوڑتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی محبت کا جواب محبت میں دینے کے لئے دوڑتا ہے اور اگر ان محبت کے تعلقات میں کبھی کوئی کوتاہی آ سکتی ہے۔ تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے ورنہ خدا تعالیٰ ایک محبت کرنے والی ماں سے بھی بڑھ کر چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے پیار

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی

الفضل مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۹۱ء میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کا ایک مضمون حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے بارہ میں شائع ہوا ہے جس میں آپ کی افریقن لوگوں سے محبت اور پیار کی داستان بیان کی گئی ہے۔ نیز دعوت الی اللہ کے لئے آپ کے جوش اور عزم و ہمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاکسار اسی سلسلہ میں بعض باتیں حضرت مولانا موصوف کے بارہ میں پیش کرنا چاہتا ہے۔

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کو یہ فخر حاصل تھا کہ سیرالیون مشن کی بنیاد آپ کے ذریعہ ۱۹۳۷ء میں رکھی گئی پھر اس کے بعد مختلف اوقات میں ایک لمبے عرصہ تک اس مشن کی آبیاری کی آپ نے توفیق پائی۔

خاکسار کو پہلی بار دسمبر ۱۹۵۲ء میں سیرالیون جانے کا موقع ملا اور اکتوبر ۱۹۵۶ء میں قریباً چار سال تک خدمات دینیہ سرانجام دینے کے بعد واپسی ہوئی۔ اس دوران جولائی ۱۹۵۴ء میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی آخری بار ایک اہم مشن پہ سیرالیون بھجوائے گئے۔ باوجود اس کے کہ آپ کی صحت غائت درجہ کمزور تھی اور دائم المریض ہونے کی وجہ سے آپ کا جسم نحیف و لاغر ہو چکا تھا۔ آپ امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وہاں تشریف لے گئے بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپ نے خود ہی اپنے آپ کو اس مشن کے لئے پیش کیا۔

آپ ۲۲ جولائی ۱۹۵۴ء کو بو شہر پہنچے جو اس وقت سیرالیون مشن کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ خاکسار ان دنوں باجے بو سنٹر میں متعین تھا اور بعض جماعتوں کے دورہ پر گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو آپ کی طرف سے خط ملا کہ فوری طور پر بو پہنچ جاؤ چنانچہ خاکسار ۲ اگست کو بو گیا۔ آپ سے ملاقات کی اور مرکزی حالات اور ہدایات سے آگاہی حاصل کی۔ خاکسار کو اس سے قبل آپ سے زیادہ تعارف حاصل نہیں تھا مگر اس ملاقات میں آپ کی گفتگو میں تقویٰ و طہارت اور ایثار و قربانی کی جو جھلک مجھے نظر آئی اور دعوت الی اللہ کے لئے غیر معمولی جوش و جذبہ کی روح جو مشاہدہ کی اس نے مجھے بہت ہی متاثر کیا۔ پھر مزید یہ کہ وہاں یہ نظارہ بھی نظر آیا کہ افریقن احمدی آپ پر نثار ہو رہے تھے۔ اور بے پایاں محبت اور پیار کا مظاہرہ ہو رہا تھا اور آپ اس ماحول میں نہایت بشاشت اور انبساط محسوس کر رہے تھے حقیقت یہ ہے کہ سیرالیون میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کا نام نہ صرف احمدیوں بلکہ غیر از جماعت لوگوں کی زبان پر بھی اب تک جاری ہے وہ آپ کے زہد و تقویٰ آپ کی علمی قابلیت اور آپ کے اخوت و محبت کے جذبات سے بے حد متاثر نظر آتے ہیں۔ یہی وہ ذریعہ تھا جس سے آپ نے ان لوگوں کے دلوں کو احمدیت کے لئے جیت لیا اور ہزاروں سعید روحوں کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ کرنے کی آپ کو توفیق نصیب ہوئی۔ دراصل پیار و محبت اور اخوت و ہمدردی ہی ایک ایسا ہتھیار ہے کہ اگر اس کو استعمال کیا جائے تو ہر مربی اپنے مقاصد میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکتا ہے

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جب ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے مشنوں کے دورہ پر تشریف لے گئے تو مئی میں آپ نے سیرالیون کو بھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ حضور جب دورہ مکمل کر کے ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء کو رخصت ہونے لگے تو ائیرپورٹ پر خاکسار نے اپنی نوٹ بک حضور کی خدمت میں اس غرض کے لئے پیش کی کہ حضور اپنے دست مبارک سے اس پر کچھ نصائح تحریر فرماویں حضور نے کمال شفقت اور پیار سے خاکسار کی درخواست کو قبول فرمایا اور جو تحریر فرمایا وہ بھی اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ

"محبت ہمدردی۔ غمخواری اور خدمت ہمارا مشن ہے اس میں ہماری کامیابی ہے اور اس غرض سے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ مذکورہ صفات سے ان مظلوموں کے دل جیتو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا قوی ہاتھ آپ کا سہارا بنے۔"

مرزا ناصر احمد
۱۴ مئی ۱۹۷۰ء

خاکسار چند ماہ بو میں رہنے کے بعد ۷ اگست کو واپس باجے بو چلا آیا۔

حضرت مولانا موصوف دعوت الی اللہ کے کام میں کسی مشکل اور روک کو اپنے راستے میں حائل نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ نے ابتدا میں تن تنہا پھر محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے ہمراہ سیرالیون کے جنگلات۔ اس کے پہاڑوں اور ندی نالوں کو پیدل عبور کیا کیونکہ اس وقت سواری کا مناسب انتظام نہیں تھا۔ سینکڑوں میل پیدل سفر کر کے سیرالیون کے کونے کونے میں شہروں اور دیہات میں پہنچ کر دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیا۔ اس مقصد میں جو بھی کٹھن مراحل آپ کے سامنے آتے ان کو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب کوئی مربی اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کسی مشکل یا دقت کو پیش کرتا تو آپ اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے اور ہر حالت میں دعوت الی اللہ کے کام کو جاری رکھنے کی تلقین کرتے۔

ماہ اکتوبر میں آپ کی طرف سے ایک دورہ کا پروگرام مجھے ملا جس کے تحت مجھے ۸ اکتوبر تا ۸ نومبر ۱۹۵۴ء بلاما۔ سرابو۔ مانو کوتو ہوں۔ پوٹے ہوں اور ہانگا وغیرہ جماعتوں کا دورہ کرنا تھا اور ہر جگہ ایک ایک ہفتہ قیام کر کے ان جماعتوں میں تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ ساتھ ہی آپ نے چٹھی کے آخر میں لکھا کہ اس وقت سیرالیون مشن بعض مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ لہٰذا "تہجد میں ناغہ نہ ہونے دیں اور دعاؤں پر انتہائی زور دیں۔"

چنانچہ خاکسار تعمیل ارشاد میں باجے بو سے پہلے بلاما گیا۔ جہاں لاری کے ذریعہ سفر کرنا تھا اور ایک ہفتہ وہاں گذارا۔ اب وہاں سے پروگرام کے مطابق مجھے دوسری جماعت مانو کوتو ہوں جانا تھا۔ بذریعہ گاڑی۔ اب مشکل یہ تھی کہ یہ گاؤں کومنڈے سٹیشن سے جہاں گاڑی سے اترنا تھا پانچ چھ میل دور جنگل میں واقع تھا جو پیدل سفر تھا۔ پھر ان دنوں ایک مربی کو دورہ پر جاتے وقت سامان خورد و نوش بھی ساتھ رکھنا پڑتا کیونکہ گاؤں میں کوئی چیز نہیں ملتی تھی خصوصاً روٹی ملنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ستو بھی ساتھ ہوتا کیونکہ کھانا خود تیار کیا جاتا۔ مختصر بستر بھی رکھنا پڑتا پھر مزید یہ کہ گاڑی رات گئے اس سٹیشن پر پہنچتی تھی جہاں سے رات کے وقت جنگل میں سفر اکیلے کرنا خطرہ سے خالی نہیں تھا۔ اب سب امور کو سوچتے ہوئے میں نے مناسب سمجھا کہ بلاما سے پہلے باجے بو جاتا ہوں۔ وہاں سے کوئی لڑکا ساتھ لے کر آگے سفر اختیار کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے یہ حالات لکھ کر حضرت مولانا موصوف سے اس امر کی اجازت چاہی اور بلاما میں ہی اس خط کے جواب کا انتظار کیا۔ آپ کی طرف سے جواب ملا کہ "جس حالت میں بھی ہو فوراً آگے دورہ پر روانہ ہو جاؤ"۔ چنانچہ خاکسار حکم کی تعمیل میں سامان وغیرہ لے کر سٹیشن پر پہنچ گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ گاڑی معمول سے بھی دو گھنٹے لیٹ ہے جس سے اور بھی فکر لاحق ہوئی۔ بہرحال جب گاڑی آئی تو خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس میں سوار ہو گیا۔ مگر ذہن میں بار بار یہ امر گردش کر رہا تھا کہ رات کے وقت اتنے سامان کے ساتھ آگے جنگل میں سے کس طرح سفر اختیار کیا جائے گا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ سے اس مشکل کے حل کے لئے خصوصی دعا کا موقع بھی میسر آ گیا۔ اس اثناء میں یک دم ذہن میں ایک عیسائی دوست کا نام آیا جس سے کسی وقت گاڑی میں سفر کرتے وقت ملاقات ہوئی تھی اور اس سے تبادلہ خیالات بھی ہوا تھا اس نے بتایا تھا کہ وہ کومنڈے گاؤں میں رہائش رکھتا ہے۔ جب موقع ملے اس کے ہاں ضرور آؤں۔ پس میں نے سوچا کہ کیوں نہ آج رات اس دوست کے ہاں بسر کی جائے اور صبح کے وقت مانو کوتو ہوں کا سفر اختیار کیا جائے۔ لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اس کے مکان کا تو مجھے علم ہی نہیں۔ رات کے وقت ایسے اندھیرے میں کون مجھے اس کے مکان کی رہنمائی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کی راہیں نرالی ہیں۔ اور ان سے وہی شخص لطف اندوز ہو سکتا ہے جس کی ایسے آڑے وقت میں خدا تعالیٰ کی غیبی مدد سہارا بنی ہو یہی کیفیت میری تھی۔ جس رنگ میں خدا تعالیٰ نے اس اندھیرے میں میری مدد کے لئے غیب سے سامان پیدا فرمائے اس کا تصور کرتے ہوئے اب بھی خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گانے کو دل چاہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ سب کچھ احمدیت کی برکت اور امیر کی اطاعت کے نتیجہ میں تھا۔

ہوا یہ کہ جب گاڑی کومنڈے اسٹیشن پر رکی تو رات کے قریباً ۱۰ بج چکے تھے۔ اسٹیشن پر ہر طرف تاریکی ہی تاریکی تھی کیونکہ وہاں بجلی وغیرہ تو تھی نہیں نہ کوئی اور روشنی کا مناسب انتظام ایسی حالت میں میں نے اپنا سامان ابھی گاڑی سے اتارا ہی تھا کہ دو تین لڑکے میرے پاس آ موجود ہوئے پہلے تو میں ان کو دیکھ کر گھبرا گیا کہ اس اندھیرے میں وہ کہیں چوری کی غرض سے نہ آئے ہوں لیکن میں اس وقت حیران رہ گیا جب انہوں نے کہا کہ آپ احمدی مربی معلوم ہوتے ہیں۔ ہم آپ کی مدد کے لئے موجود ہیں جہاں آپ جانا چاہتے ہیں ہم آپ کو وہاں چھوڑ آتے ہیں پھر میں سمجھا کہ جن لڑکوں کو میں چور سمجھ رہا تھا ان کو تو دراصل خدا تعالیٰ نے میری مدد کے لئے بھجوایا ہے۔ میں نے جب ان کو اس عیسائی دوست کا نام بتایا جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے تو وہ کہنے لگے ہم اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ ابھی آپ کو وہاں لے چلتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے میرا سامان اٹھایا اور اس دوست کے مکان پر پہنچ گئے۔ رات کا وقت تھا وہ سوئے ہوئے تھے بہرحال دروازہ پر دستک دینے پر وہ نیند سے بیدار ہوئے اور باہر تشریف لائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے وقت میں مجھے دیکھ کر وہ سخت حیران ہوئے انہوں نے فوری طور پر ایک کمرہ میں میری رہائش کا انتظام کیا۔ روٹی میرے پاس موجود تھی گو سوکھ چکی تھی۔ سارڈین کا ایک ٹن اس سے لیا اور روٹی کھا کر سو گیا۔ صبح میزبان نے ناشتہ وغیرہ کرایا اور کچھ دیر اس سے تبادلہ خیالات کے بعد سامان اس کے پاس چھوڑا اور خود پیدل مانوکوٹوبوں کے لئے روانہ ہو گیا۔ وہاں جا کر دو لڑکے جماعت کے سامان کے لئے بھجوائے چنانچہ شام تک سامان بھی پہنچ گیا پھر باقی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد ۸ نومبر کو واپس بلاجے بو آیا اور ۸ انومبر کو بو پہنچ کر حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کی خدمت میں مفصل رپورٹ پیش کی جس سے آپ بہت خوش ہوئے۔

حضرت مولوی صاحب موصوف دمہ اور برونکائٹس کے مریض تو پہلے ہی تھے اب طویل سفر اور غیر معمولی کوفت اور ملک کی ناموافق آب وہوا کی وجہ سے اس مرض میں شدت پیدا ہو گئی اور آپ کو پھر ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ جب آپ ہسپتال میں تھے تو مرکز سے تین مزید مربیان سیرالیون پہنچے۔ محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ان کو لے کر ہسپتال گئے تا کہ مولانا سے ان کی ملاقات کرائی جائے۔ آپ پر انہیں دیکھ کر رقت طاری ہو گئی اور فرمایا۔

"آہ اس بیماری نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا ورنہ دل چاہتا ہے کہ اس ملک کے کونے کونے میں پہنچ کر اور ہر گھر پر دستک دے کر پیغام پہنچایا جائے۔ اچھا پیارے بھائیو ہم تو اب جاتے ہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی یہ امانت (جماعتیں) اب آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ آپ کو اس ملک میں بے شمار خدمات کی توفیق دے اور بڑی بڑی ترقیات عطا کرے میرے بعد مجھ بے کس گنہگار کو کبھی کبھی اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہنا پھر فور جذبات سے خاموش ہو گئے مگر چند لمحات تک ابلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح سسکیاں بھرتے رہے۔

ہسپتال سے واپس آکر پھر آپ دن رات کام میں مصروف ہو گئے اور آرام کا خیال نہ رکھا جس سے آپ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی اور باوجود کافی علاج معالجہ کے رو بصحت نہ ہو سکے اور آخر مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۵ء کو بو کے ایک ہسپتال میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق بو شہر کے احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا آپ کے جنازہ میں آپ کی ذاتی صفات اور وسیع تعلقات کی بنا پر احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی جن میں افریقن لبنانی، شامی عرب بھی شامل تھے۔ نیز ہندوؤں اور عیسائیوں نے بھی تدفین میں شرکت کی۔

نومبر ۱۹۴۵ء میں دعوت الی اللہ کے لئے افریقہ کو روانگی کے وقت آپ نے جو فرمایا تھا وہ آج بھی ہر مربی اور ہر احمدی کو دعوت فکر دے رہا ہے۔

آپ نے فرمایا۔

"آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے دین حق کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جارہے ہیں ... ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہو گا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہو گا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے پورا کریں" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۴۵ء)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے محبت کا سلوک کرے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ بندے کو اپنی محبت بھری گود میں اٹھا کر اسے تسلی دے لیکن انسان وہ انسان جو مصائب میں میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ انسان جو آلام کے بوجھ تلے دبا ہوتا ہے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسکی مدد کرے۔ اور اسے ان مصائب و آلام سے نجات بخشے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے۔ اس بات کا کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اسے تسلی دے۔ وہ محتاج اور کمزور انسان مستغنی بنا رہتا ہے۔ مگر وہ مستغنی خدا عرش پر بے تاب رہتا ہے۔ اس بات سے لئے کہ اس کا بندہ اسکی طرف آئے اور وہ اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔

یہاں دعاؤں کی قبولیت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ ہم میں ہو کر اور ہم سے مدد مانگتے اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم ان کے مقاصد کے حصول کے دروازے ان پر کھول دیتے ہیں۔ اور ناممکن دکھائی دینے والی باتیں بھی ان کے لئے ممکن ہو جاتی ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

بی سی سی آئی

کہا جاتا ہے کہ اب تک تو بی سی سی آئی کی انگلستان کی شاخ کے جاری رہنے کے امکانات موجود تھے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا تھا کہ اس کی تشکیل نو کی جائے لیکن اب نہ صرف ایسا لگتا ہے بلکہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس بنک کو برطانیہ میں دوبارہ زندہ نہ کیا جا سکے گا۔ کیونکہ سب سے بڑے حصہ دار ابوظہبی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس بنک کو دوبارہ چلانے کی مہم سے اپنی حمایت ختم کر رہے ہیں۔ ابوظہبی کے امیر انگلستان گئے ہوئے تھے اور غالباً انہی کے ایما پر اس فیصلے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اگرچہ فوری طور پر تو بنک کو دیوالیہ قرار نہیں دیا جائے گا تا کہ اس کے ساز و سامان کو کھاتہ داروں کی رقوم واپس کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ البتہ بہت سے کارکنوں کو فارغ کر دیا جائے گا اور صرف چند ایک کو اس لئے اپنی نوکریوں پر قائم رکھا جائے گا تا کہ وہ بنک کے ساز و سامان کو فروخت کر کے کھاتہ داروں کے لئے روپیہ حاصل کر سکیں۔ یہ خبر ان لوگوں کے لئے ایک بجلی بن کر گری ہے جو اس بنک کو دوبارہ زندہ کرنے کی مہم چلا رہے تھے۔

ابوظہبی کی حکمران فیملی کے مشیر ٹوبیل لمیٹڈ نے کہا ہے کہ ابوظہبی کے حکمرانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ اس بنک کی تشکیل نو کے بہت کم مواقع ہیں۔ اگرچہ اس فیملی کا خیال یہ ہے کہ کھاتہ داروں کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی اور ایسا کرنے کے لئے بنک کے ساز و سامان کو فروخت کیا جائے گا۔ اور فوری طور پر دیوالیہ قرار دینے سے گریز کیا جائے گا۔ اس سارے معاملے کے لئے ٹوبیل لمیٹڈ کو مقرر کیا گیا ہے۔ اب تک یہ کوشش کی جا رہی تھی کہ دیوالیہ پن کے علاوہ کوئی اور صورت اختیار کی جا سکے تو بنک کو دیوالیہ قرار نہ دیا جائے۔ لندن کی اس ہائی کورٹ نے جو بنک آف انگلینڈ کی درخواست پر غور کر رہی ہے۔ ٹوش روس TOCHE ROSS اور ابوظہبی کے حکام کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ ۲ دسمبر تک کسی فیصلے پر پہنچ جائیں۔ ابوظہبی نے یہ پیشکش کی ہے کہ جس سٹاف کو برطرف کیا جائے گا۔ انہیں تین تین ماہ کی تنخواہ دی جائے گی اور اسی طرح جن لوگوں نے قرضے لئے ہوئے تھے۔ یعنی سٹاف کے اراکین انہیں بھی آسانیاں مہیا کی جائیں گی۔ ایسا کرنے کے لئے ابوظہبی کو چار کروڑ نوے لاکھ پاؤنڈ ادا کرنے پڑیں گے۔ اسی طرح ابوظہبی کے کھاتہ دار ایک ایجنسی کو ان کے اخراجات ادا کریں گے تا کہ وہ سٹاف کے مستقبل کے لئے بہتر کوشش کر سکیں۔

جب ہائی کورٹ میں یہ معاملہ پہلی دفعہ آیا تو ابوظہبی کے حکام نے چھوٹے کھاتے داروں کی ادائیگی کے لئے اور اسی طرح کارکنوں کی تنخواہوں کے لئے پانچ کروڑ پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وقت تقریباً ۴۰ ہزار کھاتہ داروں کا معاملہ پیش نظر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ۳۲۵۰۰ کھاتہ دار ایسے ہیں جن کو ۷۵ فی صد رقم واپس مل سکے گی۔ انگلستان میں بی سی سی آئی کے ساز و سامان کو فروخت کر کے کھاتہ داران اور سرمایہ داروں کو رقوم ادا کی جائیں گی۔

اگرچہ گفت و شنید تو اس بات پر ہو رہی تھی کہ بنک کو کس طرح زندہ کیا جائے۔ لیکن اچانک اس کے متعلق وہ بیانات جو اوپر درج کئے گئے ہیں آنے سے لوگوں کے اعتماد کو بہت ٹھیس لگی۔ لیبر پارٹی کے مسٹر کیتھ واز (KEITH VAZ) وزیروں اور دیگر عمائدین سے اس گفت و شنید میں مصروف تھے کہ ہزاروں کھاتہ داروں کے مفاد کو محفوظ کرنے کے لئے بنک کو جاری رہنا چاہیئے۔ یہ بنک ۵ جولائی کو بند کیا گیا تھا۔ اور بنک آف انگلینڈ جس کے حکم پر یہ بند کیا گیا تھا اس کی انکوائری کرنے کے لئے لارڈ جسٹس بنگھم کو متعین کیا ہوا ہے لارڈ جسٹس بنگھم مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس بات پر مشورہ دیں گے کہ کیا بنک آف انگلینڈ نے صحیح وقت پر یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔

روسی مجرم۔ پاکستان میں

پاکستان نے دس روسی ہائی جیکروں کو حراست میں لیا تھا اور اب وہ کراچی کے سنٹرل قید خانے میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوویٹ حکومت نے پاکستان سے یہ اپیل کی تھی کہ ان دس روسیوں کو سوویٹ یونین بھیج دیا جائے۔ یعنی ان پر جو مقدمہ چلایا جانا ہے وہ روسی حکومت چلائے

باقی صد ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی دوسری سالانہ سپورٹس ریلی

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی دوسری سالانہ سپورٹس ریلی حصہ دوم مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ اتوار منعقد ہوئی۔ ریلی کا افتتاح مورخہ ۲۷ ستمبر نو بجے صبح مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ایوان محمود میں کیا۔ اس ریلی میں بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس اور سوئمنگ کے مقابلے ہوئے۔

ہر علاقہ سے بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس کے چھ کھلاڑی اور سوئمنگ کے آٹھ کھلاڑی لانے کی اجازت تھی۔ سوئمنگ کے مقابلے مورخہ ۲۸ ستمبر کو ختم ہوئے ان کا اختتام مکرم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مدیر الفضل نے کیا۔ سوئمنگ میں ۷ انفرادی مقابلے ۔ ۵۰ میٹر فری سٹائل (۲) ۱۰۰ میٹر فری سٹائل (۳) ۲۰۰ میٹر فری سٹائل (۴) ۴۰۰ میٹر فری سٹائل (۵) ۱۰۰ میٹر برلیسٹ سٹروک (۶) ۱۰۰ میٹر بٹر فلائی۔ (۷) ۱۰۰ میٹر بیک سٹروک اور ایک ٹیم EVENT (۴×۱۰۰ فری سٹائل ریلے) ہوا۔ سوئمنگ میں کل ۵۳ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ بہترین تیراک کا انعام ظہیر احمد ربوہ اور بہترین ٹیم ربوہ کو قرار دیا گیا۔

ٹیبل ٹینس اور بیڈ منٹن میں سنگلز اور ڈبلز کے مقابلے ہوئے۔ بیڈ منٹن سنگلز میں ۴۹ کھلاڑیوں اور ڈبلز میں ۲۴ PAIRS نے حصہ لیا اس طرح بیڈ منٹن سنگلز کے ۴۲ اور ڈبل کے ۶۸ میچ کروائے گئے ٹیبل ٹینس میں سنگلز کے ۴۹ کھلاڑی اور ڈبلز میں ۲۳ PAIRS شامل ہوئے اور اس طرح ٹیبل ٹینس سنگل کے ۴۲ میچ اور ڈبل میں ۵۳ میچ کھیلے گئے۔

ٹیبل ٹینس کے فائنل مقابلے ۲۹ ستمبر چار بجے سہ پہر منعقد ہوئے جس میں مہمان خصوصی مکرم محترم شاہد سعدی صاحب سیکرٹری مجلس صحت تھے۔ تمام کھلاڑیوں نے نہایت درجہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے نہایت خوشگوار ماحول میں تمام مقابلہ جات ہوئے شائقین بھی بڑی تعداد میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے بیڈ منٹن کے فائنل مقابلے رات ۹ بجے منعقد ہوئے جس کے مہمان خصوصی مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ مقابلہ جات کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ٹیبل ٹینس اور بیڈ منٹن میں جیتنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے چند مفید نصائح فرمائیں اور اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ ریلی بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔

نتائج

بیڈ منٹن

سنگل۔ اوّل۔ مکرم ارشد صاحب کراچی
دوم ۔ منظفر احمد صاحب طاہر ربوہ
سوم ۔ ہمایوں شیخ صاحب ربوہ

ڈبلز۔ اوّل ۔ عامر صاحب۔ مکرم ارشد صاحب کراچی
دوم ۔ مکرم قاضی رفیق صاحب
تنویر صاحب گوجرانوالہ
سوم ۔ بشیر محمود صاحب
۔ مکرم محمد محمود صاحب ربوہ

خصوصی انعامات

۱۔ مکرم انیس احمد صاحب ملتان
۲۔ ۔ محمود الیاس صاحب لاہور
۳ ۔ مبارک احمد صاحب ربوہ
۴ ۔ منظفر احمد صاحب کراچی
۵ ۔ طیب عرفان صاحب ملتان
۶ ۔ منیر احمد صاحب گوجرانوالہ

بہترین ٹیم اور ٹرافی کی حقدار

کراچی۔ نگران علاقہ۔ مکرم راجہ سعید احمد صاحب
ٹیم کیپٹن ۔ ارشد احمد صاحب

ٹیبل ٹینس

سنگل۔ اوّل۔ مکرم کامران آصف صاحب کراچی
دوم ۔ ۔ مقبول ندیم باجوہ صاحب ربوہ
سوم۔ ۔ خواجہ امتیاز احمد صاحب لاہور

ڈبلز۔
اوّل۔ مکرم کامران آصف صاحب
مکرم عمران آصف صاحب کراچی
دوم۔ ۔ مجید الدین صاحب مجید
۔ عطاء الکلیم صاحب ربوہ
سوم۔ ۔ شکیل احمد صاحب
۔ عطاء السلام صاحب لاہور

خصوصی انعامات:۔

(۱) مکرم عبداللہ صاحب سندھ
(۲) ۔ مصدق صاحب لاہور
(۳) ۔ اویس صاحب سندھ
(۴) مکرم عتیق الرحمٰن صاحب ربوہ
(۵) ۔ ہارون سلطان صاحب ملتان
(۶) ۔ عتیق احمد صاحب سندھ
(۷) ۔ امتیاز احمد صاحب پنڈی

بہترین ٹیم اور ٹرافی کی حقدار

کراچی۔ نگران علاقہ۔ مکرم راجہ سعید احمد صاحب
ٹیم کیپٹن ۔ کامران آصف صاحب

سوئمنگ

۵۰ میٹر فری سٹائل

اوّل۔ مکرم فرید احمد صاحب پنڈی
دوم ۔ ۔ جمال احمد ملک صاحب ربوہ
سوم ۔ ۔ شمیم احمد صاحب بدین

۱۰۰ میٹر فری سٹائل

اوّل: مکرم ظہیر احمد صاحب ربوہ
دوم: ۔ سعادت احمد صاحب ربوہ
سوم: ۔ شمیم احمد صاحب سندھ

۲۰۰ میٹر فری سٹائل

اوّل۔ مکرم ظہیر احمد صاحب ربوہ
دوم۔ ۔ زاہد ظفر صاحب ربوہ
سوم۔ ۔ سعادت احمد صاحب ربوہ

۴۰۰ میٹر فری سٹائل

اوّل: مکرم نعیم ہدایت خان صاحب ربوہ
دوم: ۔ زاہد ظفر صاحب ربوہ
سوم ۔ سعادت احمد صاحب ربوہ

۱۰۰ میٹر برلیسٹ سٹروک

اوّل: مکرم مرزا وقار احمد صاحب علاقہ سرگودھا
دوم: ۔ لطیف قیصر صاحب ربوہ
سوم: ۔ تویند احمد صاحب علاقہ لاہور

۱۰۰ میٹر بٹر فلائی۔

اوّل: مکرم نعیم ہدایت خان صاحب ربوہ
دوم: ۔ ظہیر احمد صاحب ربوہ
سوم: ۔ مرزا وقار احمد صاحب سرگودھا

۱۰۰ میٹر بیک سٹروک

اوّل۔ مکرم نعیم ہدایت صاحب ربوہ
دوم۔ ۔ ظہیر احمد صاحب ربوہ
سوم۔ ۔ مرزا وقار احمد صاحب سرگودھا

۴×۱۰۰ فری سٹائل ریلے ریس

اوّل ٹیم: ربوہ
ممبران: مکرم راشد سہیل صاحب۔ مکرم سعادت احمد صاحب۔ مکرم ظہیر احمد صاحب
مکرم نعیم ہدایت صاحب

حوصلہ افزائی کا انعام: سرگودھا

ممبران: مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم مرزا نوید احمد صاحب۔ مکرم عبداللہ صاحب۔ مکرم مرزا وقار احمد صاحب۔

بہترین تیراک ۔ مکرم ظہیر احمد صاحب ربوہ

بہترین ٹیم ۔ ربوہ

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

پاکستان نے سوویٹ یونین کی اس اپیل کو اس بناء پر مسترد کر دیا ہے کہ اصولی طور پر بیرونی ممالک کے ہائی جیکروں کو پاکستان میں گرفتار کر کے سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان اور سوویٹ یونین میں مجرموں کو دوسرے ملک سے اپنے ملک میں واپس بھیجنے کا قانون بھی موجود نہیں ہے۔ ایسا صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ دو ملکوں کا آپس میں معاہدہ ہو کہ اگر ہمارے ملک کا کوئی مجرم آپ کے ملک میں موجود ہوگا تو اسے واپس اس کے ملک بھیج دیا جائے گا تاکہ اس پر وہاں مقدمہ چلایا جائے۔ ایرو فلوٹ جیٹ لائنز جی۔ یو۔ ۱۵۴ کو کراچی ہوائی اڈے پر اترنے کی اجازت اس لئے دی گئی تھی تاکہ انسانی اقدار کو قائم رکھا جا سکے اس جہاز میں ایندھن کم ہو گیا تھا اور درجنوں مسافروں کی زندگی ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ ایف آئی اے نے تحقیق کرنے کے بعد گیارہ روسیوں میں سے دس روسیوں کا چالان پیش کرنے کی اطلاع دی ہے۔ اور یہ چالان سپیشل عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ جو دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ ۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ان میں سے ایک نے اپنے آپ کو پائنتی کی رسی گلے میں باندھ کر خودکشی کر لی تھی۔ ان دس میں سے کہا جاتا ہے کہ دو اعتراف جرم کر لیں گے۔

موصیان کرام متوجہ ہوں

جائیداد سے مراد موصی کی مملوکہ وہ تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہے جو مجلس کارپرداز کے نزدیک جائیداد متصور ہوتی ہو۔ اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ نہ کی گئی ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س:۔ لجنہ کے قیام کے متعلق غیر از جماعت میں سے کس نے اپنے عمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔

ج:۔ مولوی عبدالمجید قریشی صاحب ایڈیٹر "تنظیم" امرتسر نے اپنے مضمون میں لجنہ کی تنظیم کو سراہا۔

س:۔ تحریک تحفظِ ناموسِ رسول، صلی اللہ علیہ وسلم، میں مستورات نے کیا حصہ لیا۔

ج:۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے تحریک تحفظ ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں "مسلم آؤٹ لک" کے فنڈ میں گیارہ سو روپیہ مستورات کے ذمہ لگایا مستورات نے بہت جلد یہ رقم جمع کر دی۔ صرف قادیان کی مستورات نے ساڑھے چار سو روپیہ ادا کیا۔

س:۔ تحفظِ ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں کس شہر کی لجنہ نے محضر نامہ پیش کیا۔

ج:۔ لجنہ فیروز پور نے محضر نامہ پیش کیا جس پر پندرہ سو خواتین کے دستخط تھے۔

س:۔ بزرگانِ دین اور مقتدریانِ مذاہب کے تحفظِ ناموس کے لئے کس لجنہ نے قرار دادیں منظور کیں۔

ج:۔ لجنہ اماء اللہ قادیان نے ۲۲ر جولائی ۱۹۲۷ء کو جلسہ "عام" منعقد کر کے اس میں قرار دادیں منظور کیں۔ جن کی نقول گورنر پنجاب کو بھی بھجوائیں۔ اسی تاریخ کو لجنہ سیالکوٹ اور لجنہ پشاور نے بھی جلسہ کیا۔

س:۔ دہلی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام کب ہوا۔

ج:۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے مشورہ کے مطابق ۱۸ر اپریل ۱۹۲۷ء کو دہلی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا اس لجنہ کے قیام میں بشارت خاتون صاحبہ کی کوششوں کا بھی دخل ہے۔

س:۔ کھاریاں ضلع گجرات میں لجنہ کب قائم ہوئی۔

ج:۔ ۱۹۲۷ء میں کھاریاں میں لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔

س:۔ امۃ الحئی لائبریری کا افتتاح کب ہوا۔

ج:۔ ۱۶ر ستمبر ۱۹۲۷ء کو امۃ الحئی لائبریری کا باقاعدہ افتتاح گول کمرے میں ہوا۔

س:۔ ابتداء میں کتنی رقم کی کتب خریدی گئیں۔

ج:۔ ابتداء میں دو سو روپے کی کتب خریدی گئیں۔

س:۔ گرلز سکول قادیان میں آٹھویں جماعت کا اجراء کب ہوا اور کتنی طالبات تھیں۔

ج:۔ ۱۹۲۷ء میں آٹھویں جماعت کا اجراء گرلز سکول قادیان میں ہوا۔ اس میں گیارہ طالبات تھیں۔

س:۔ قادیان میں زنانہ ہوسٹل کھولنے کی تجویز کس نے شوریٰ میں پیش کی۔

ج:۔ دوست محمد صاحب جہانیاں کی طرف سے قادیان میں بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے زنانہ ہوسٹل کھولنے کی تجویز پیش ہوئی۔

س:۔ اس کے اخراجات کس نے برداشت کرنے کی پیش کش کی۔

ج:۔ زنانہ ہوسٹل کی تعمیر اور دیگر اخراجات لجنہ اماء اللہ نے برداشت کرنے کی پیش کش کی لیکن حضرت فضل عمر نے یہ خرچ جماعت کے ذمہ لگانے کا فیصلہ کیا۔

س:۔ مجلس شوریٰ میں عورتوں کو نمائندگی دینے کا مسئلہ کب پیش ہوا۔

ج:۔ ۱۹۲۸ء میں مجلس مشاورت میں حضور نے اس مسئلہ کو اٹھایا اور آئندہ سال کی مشاورت کے ایجنڈا میں شامل کرنے کا فیصلہ فرمایا اور دو خواتین استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور زبیدہ بیگم صاحبہ بنت خان ذوالفقار علی خان صاحب نے پس پردہ اپنی رائے کا اظہار کیا۔

س:۔ انگلستان میں دعوت الی اللہ کے اخراجات کو پورا کرنے میں لجنہ کی کیا مساعی تھیں۔

ج:۔ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۸ء میں سیدنا حضرت فضل عمر نے انگلستان میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک مزید مربی اور سابقہ زائد اخراجات کی ادائیگی کے لئے نو ہزار روپیہ جمع کرنا لجنہ کے ذمہ لگایا۔ یہ رقم جلدی پوری کر دی گئی۔ بچیوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔

س:۔ حضرت سیدہ سارہ بیگم نے کون سا امتحان پاس کیا۔

ج:۔ ادیب کا اور اس میں زنانہ امیدواروں میں اول رہنے کا اور یونیورسٹی میں چہارم۔

س:۔ حضرت اُمّ داؤد نے کون سا امتحان پاس کیا۔

ج:۔ آپ نے مولوی کا امتحان یونیورسٹی میں اوّل رہ کر پاس کیا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب سکنہ ۹ چک پنیار ضلع سرگودھا بعارضہ دل، جگر اور گردوں کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہو رہا ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (وکالت مال ثانی) گذشتہ ہفتہ سے بندش پیشاب کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ جہلم شہر کئی دنوں سے ملیریا، دردِ گردہ اور یرقان میں مبتلا ہیں۔

مکرمہ سدرہ نور صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ حمیدہ کاظمی صاحبہ کراچی میں علیل ہیں۔

○ مکرمہ امۃ اللطیف سیال صاحبہ اہلیہ بشیر احمد سیال صاحب سابق انسپکٹر اصلاح و ارشاد کا فضل عمر ہسپتال میں پتے کا اپریشن ہونے والا ہے۔

○ مکرم نسیم احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا کا بیٹا عمیر پندرہ دن سے شدید بیمار ہے۔

○ مکرم شیخ محمد علی صاحب انبالوی فاروق آباد قریباً ڈیڑھ سال سے مختلف امراض کے باعث بہت پریشان ہیں۔ اور ان کی اہلیہ بھی چوٹ کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم شیخ جمیل احمد صاحب اوکاڑہ کی تین سالہ بیٹی پیدائش کے وقت سے شدید بیمار چلی آ رہی ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم نصیر احمد محمد وارث فہیم صاحب اپنے بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

ولادت: اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری طاہر محمود صاحب کلار (مقیم سوئٹزرلینڈ) ابن مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کلار موٹنگ ضلع گجرات کو مورخہ ۷ر ستمبر ۹۱ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور نے بچی کا نام امۃ الرفیق عطا فرمایا ہے۔ احباب بچی کی درازی عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: مکرم مرزا امیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر آئیڈیل پبلک سکول کے بیٹے عزیز معید احمد مرزا کو امتحان جماعت پنجم منعقدہ دسمبر ۸۹ء کی بنا پر محکمہ تعلیم کی طرف سے تین سال کے لئے وظیفہ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو مزید ترقیات سے نوازے

کامیابی: مکرم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ اطلاع دیتے ہیں کہ:۔
میرے نواسے عزیزم عماد مظفر ورک ولد لیفٹیننٹ کرنل مظفر احمد M.Sc Engr گلاسکو نے فیڈرل بورڈ کے پری میڈیکل ایف ایس سی امتحان میں ۸۹۲/۱۱۰۰ نمبر لے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ میڈیکل کالج میں داخلہ مل چکا ہے۔ مزید کامیابی اور اعلیٰ ترقی کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے

سانحۂ ارتحال: مکرم محمد اشرف ناصر صاحب ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب کوانٹی سروے انجینئر بعمر ۲۸ سال ۲۲ر ستمبر ۹۱ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ انہوں نے ۸ سالہ بچی اور بیوہ یادگار چھوڑی ہے

○ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اعظم صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۳۲ دھنی دیو مورخہ ۲۳ر ستمبر ۹۱ء کو بعمر ۹۵ سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعد از تدفین مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم مولانا تاج الدین صاحب سابق ناظم دارالقضاء کی ساس تھیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے: مکرم فقیر محمد صاحب ولد مکرم نور عالم صاحب وصیت نمبر ۲۴۹۲ قوم اعوان ساکن کچھی ڈاک خانہ بہیڑ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مطلع فرمائیں

خادم بیت الذکر کی ضرورت

○ محلہ دارالصدر غربی ربوہ کی بیت الذکر کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات صدر صاحب محلہ دارالصدر غربی سے رابطہ کریں۔

"نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کر جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا"
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ دولت مشترکہ کے ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس افریقہ کے ملک زمبابوے کے دارالحکومت ہرارے میں شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان کے وزیر اعظم اپنے ملک کے وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ امور خارجہ کے وزیر مملکت جناب محمد صدیق کانجو اور اسٹیبلشمنٹ کے لئے وزیر اعظم کے مشیر مسٹر اسد محمد خان جونیجو ہیں۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک فل بینچ نے سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے۔ جس میں انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ ان کے خلاف نا اہلی کے تمام ریفرنس کراچی میں جمع کر دیئے جائیں۔ اور ایک ہی جج تمام ریفرنسوں کی سماعت کرے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں کہا تھا کہ لاہور کی خصوصی عدالت کے جج ان کے ساتھ جانبداری برت رہے ہیں۔ فاضل عدالت کے فل بینچ نے اپنے مختصر فیصلے میں درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے وہ تفصیلی فیصلہ اور اس کی وجوہات بعد میں بیان کریں گے۔

○ قومی اسمبلی میں کوآپریٹوز کے بحران کے بارہ میں قومی اسمبلی کی ایک کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے اس رپورٹ کے پیش ہونے کی وجہ سے قومی اسمبلی میں کوآپریٹوز کے بحران پر ہونے والی بحث نہیں ہوئی۔

○ قومی اسمبلی نے اپنے بدھ کے اجلاس میں متعدد تحاریک اور دوسرے قانون سازی کے امور نبٹائے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے ترکی کے خلاف اقوام متحدہ سے سخت احتجاج کیا ہے کہ اس کے طیاروں نے عراقی دیہات پر حملہ کیا اور نیپام اور دوسرے بم پھینکے۔ عراق نے کہا ہے کہ یہ حملہ اس کے ملک کی علاقائی سلامتی کی شدید خلاف ورزی ہے اور وہ اس کے خلاف کارروائی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

○ کویت کی حکومت نے بتایا ہے کہ خلیج کی جنگ کے دوران تیل کے جن کنوؤں کو آگ لگائی گئی تھی اس کو بجھانے کا کام اگلے ماہ تک مکمل ہو جائے گا۔

○ ویت نامیوں کی ملک واپسی کے بارے میں برطانیہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جو ویت نامی سیاسی پناہ گزین نہیں ہیں ان کو وطن واپس بھیج دیا جائے گا۔ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے یہ اعلان ہرارے میں کیا یہ پناہ گزین اس وقت ہانگ کانگ میں مقیم ہیں ان کی اکثریت روزگار کی تلاش میں یہاں آئی ہوئی ہے۔

○ کیمسٹری کے شعبے میں پروفیسر ریچرڈ کو نوکلر کیمسٹری میں ریسرچ کرنے پر نوبل انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

○ امریکہ میں ایک ٹرک ڈرائیور نے اپنے ٹرک سے ایک کیفے ٹیریا میں ٹکر مار کر ۲۲ افراد کو ہلاک کر دیا۔ امریکہ کی تاریخ میں یہ سڑک کا بدترین حادثہ ہے۔

○ روس کے وزیر خارجہ مسٹر بورس پینکن مشرق وسطیٰ کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں مشرق وسطیٰ کے ملکوں کا یہ ان کا پہلا دورہ ہے۔ وہ بیت المقدس بھی جائیں گے جہاں وہ اسرائیلی وزیر خارجہ اور فلسطینی وفد سے ملاقات کریں گے۔

○ سلامتی کونسل نے کمبوڈیا میں امن فوج بھیجنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس امن فوج کے سپرد تاریخ کا انتہائی اہم اور کٹھن کام کیا گیا ہے۔ اس فوج کے کمبوڈیا پہنچنے کے بعد دو عشروں سے جاری جنگ ختم ہو جائے گی۔ اس فوج کے ذمے ملک کی اہم عمارتوں کی حفاظت اور آئندہ عام انتخابات کا منصفانہ طور پر انعقاد شامل ہے۔ سلامتی کونسل نے ۱۵، کے مقابلے میں صفر ووٹ سے اس کی منظوری دی۔ اس منصوبے پر دو ارب ڈالر خرچ ہوں گے۔

مورخہ ۱۵ اکتوبر کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر جو اعلان دارالقضاء شائع ہوا ہے۔ اس میں محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کی بجائے محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب پڑھا جائے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا نذیر احمد

بقیہ: صـ۱ سے آگے

ہے جو عرب میں مشہور تھا۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ عرب میں یہ واقعہ مشہور تھا کہ کوئی پاگل عورت تھی۔ وہ سوت کاتا کرتی تھی تا اس سے گاؤں والوں کی مدد کر سکے۔ اس کے سوت کاتنے کے دوران میں اگر کوئی مدد طلب کرنیوالا آجاتا تو وہ اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیتی۔ اور کہتی کہ ابھی پورا سوت تیار نہیں۔ جب وہ سوت کات لیتی تو گاؤں کے قابلِ امداد لوگوں کے متعلق معلومات حاصل کرتی اور پھر اس سوت کو کاٹ کر ان سب میں تقسیم کر دیتی۔ لیکن اس کی محنت سے کوئی شخص بھی فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ لیکن اگر وہ سوت آٹھ آدمیوں کے کام آسکتا تھا۔ اور قابل امداد سو آدمی ہوتے تو وہ اسے ٹکڑے کر کے سو آدمیوں میں تقسیم کر دیتی۔ اور اس طرح وہ کسی کے بھی کام نہ آسکتا۔ تو فرمایا تم اس عورت کی طرح نہ بنو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم بے وقوف نہ بنو۔ تم محنت کرو اور عقل سے محنت کرو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے خیال میں کسی کو کوئی چیز دے رہے ہو۔ لیکن اسے اس سے اس کا کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ تمہاری ہر تکلیف ایسی ہو جو دوسروں کو آرام دینے والی ہو۔ اگر تم کوئی ایسی تکلیف اٹھاتے ہو کہ اس سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچتا تو تمہاری وہ تکلیف خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری وہی تکلیف پسند ہے جس سے دوسروں کو آرام ملتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۵۵ء)

پیدل چلنے کا مقابلہ

مکرم قریشی محمد عارف صاحب محمد نگر لاہور لکھتے ہیں کہ۔

۲۳ ستمبر ۱۹۹۱ء کو شام ۴ بجے EDON ROCK (ایڈن راک) جو کہ عورتوں کی مصنوعات بناتی ہے، کی طرف سے ریس کورس پارک لاہور میں ۲ کلو میٹر پیدل چلنے کا مقابلہ ہوا جس میں تقریباً ۱۰۰۰ خواتین شامل ہوئیں۔ ۳۰ سال سے زائد عمر عورتوں میں خاکسار کی اہلیہ امۃ الجمیل بھی تھیں جنہوں نے اس مقابلہ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی اور ایڈن راک والوں کی طرف سے نقد انعام اور ان کی مصنوعات کا پیک حاصل کیا۔ ریس کورس پارک میں ۴ سے ۶ بجے شام مردوں کا داخلہ بند تھا پھر بھی ۱۰۰۰ عورتوں میں سے واحد خاکسار کی اہلیہ کو یہ شرف حاصل تھا کہ پردے میں رہتے ہوئے مقابلہ کیا اور انعام کی حقدار ٹھہریں۔

فضل عمر ہسپتال کا نیا ٹیلیفون نمبر

۹۷۰

فضل عمر ہسپتال کا سابقہ ٹیلی فون نمبر ۶۶۱ اب تبدیل ہو گیا ہے۔ ہسپتال کا نیا فون نمبر ۹۷۰، ہے۔

احباب کرام نیا فون نمبر نوٹ فرمالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔
کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندئ وقت ہمارا نصب العین
رضیہ منزل نمبر ۲ راول پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷
Concept Advertisers

پتہ